روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 31 جولائی 2013ء 21 رمضان 1434 ہجری 31 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 174

پانچ ارکان دین

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ:
اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔(1)اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابل پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔(2)نماز قائم کرنا (3)زکوٰۃ ادا کرنا (4)بیت اللہ کا حج بجالانا اور (5)رمضان کے روزے رکھنا۔
(بخاری کتاب الایمان باب دعاؤکم ایمانکم ...... حدیث نمبر 8)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اَکل وشُرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر گرم ہوجاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص136)

پھر تیسری بات جو (دین) کا رُکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص102)

ہر خطبہ، تقریر، تحریر کو ہر احمدی امتحان کی نظر سے دیکھے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:
''ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں ہر تقریر جو میں کرتا ہوں ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں اسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے ان باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور ان میں جو عمل کرنے کے لئے ہیں ان کا عملی امتحان اس کے ذمہ ہے ...... پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھلانا میرا فرض ہے۔''
(خطباتِ شوری جلد 2 صفحہ نمبر 21)
(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

تعطیلات میں وقف عارضی کریں

دورہ جرمنی کے دوران 23 جون 2013ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واقفین نو کی کلاس میں شرکت فرمائی اور ایک واقف نو کے سوال کے جواب میں حضور انور نے چھٹیوں میں وقف عارضی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔
''وقف عارضی کریں اور جماعت کے کام کریں ...... چھٹیوں میں ہر واقف نو کو یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ کم از کم دو ہفتوں کے لئے وقف عارضی کرے اور جو وقف عارضی کا نظام ہے ان کو کہیں کہ وہ آپ کو کسی جماعت میں بھیج دیں جہاں آپ نمازوں کی طرف توجہ دے کر اپنی تربیت بھی کریں اور جس جماعت میں جائیں تو وہاں کے بچوں کو بھی تعلیم دیں اور خدام کو بھی تعلیم دیں اور پڑھائیں۔''
(الفضل 10 جولائی 2013ء صفحہ 6)
(مرسلہ: ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

ہم صبر کرتے ہیں

گلہ ہے نہ شکایات ستم ہم صبر کرتے ہیں
وقارِ صبر کی ہم کو قسم ہم صبر کرتے ہیں

محبت کا تری بھرتے ہیں دم، ہم صبر کرتے ہیں
خدایا ہم کو رکھ ثابت قدم ہم صبر کرتے ہیں

کوئی جب دل دُکھاتا ہے لبوں کو بھینچ لیتے ہیں
اگرچہ آنکھ ہو جاتی ہے نم ہم صبر کرتے ہیں

دعا دیتے ہیں اپنے دشمنوں کو گالیاں سن کر
ستم ہوتا ہے تمہید کرم ہم صبر کرتے ہیں

فضیلت صبر کی جب سے ہمیں مہدی نے سمجھائی
بہت بھایا ہے ہم کو ضبط غم ہم صبر کرتے ہیں

زمانے نے گواہی دی شکیب و صبر کی اپنے
گواہی دیں گے اب لوح و قلم ہم صبر کرتے ہیں

سوا سو سال میں ہم پر جو گزری دشتِ غربت میں
ہے ورق جاں پہ اشکوں سے رقم ہم صبر کرتے ہیں

ہمیں نفرت کی زنجیروں میں تم نے باندھ رکھا ہے
ہمارے سر پہ ہے تلوار خم ہم صبر کرتے ہیں

مؤرخ جب ہمارے عہد کی تاریخ لکھے گا
تو خوں اُگلے گا کاغذ پر قلم ہم صبر کرتے ہیں

صلے میں صبر کے ہم نے خدا کا قرب پایا ہے
نہیں اب دل میں کوئی خوف و غم ہم صبر کرتے ہیں

بشر اس وصف کے ہونے سے افضل ہے فرشتوں سے
ہے قائم اس سے انساں کا بھرم ہم صبر کرتے ہیں

رضا محبوب کی اپنی رضا جب سے بنا لی ہے
اسی خواہش میں ہر خواہش ہے ضم ہم صبر کرتے ہیں

بہت جلتا ہے جب سینہ، بہت جب دل سلگتا ہے
تو کر دیتے ہیں سر سجدے میں خم ہم صبر کرتے ہیں

ملا ہے ہم کو درویشی میں ایسا لطف بے پایاں
نہیں دل میں تمنائے حشم ہم صبر کرتے ہیں

بہت محبوب ہے لوگو ہمیں جام سفال اپنا
نہیں دیں گے بعوض جام جم ہم صبر کرتے ہیں

جہاں کے میکدے میں رند بھی بیٹھے ہیں، زاہد بھی
کچھ اہلِ دل ہیں کچھ اہلِ شکم ہم صبر کرتے ہیں

قناعت ہو سخاوت ہو کہ ضبط و بردباری ہو
ہیں حرفِ صبر میں سارے بہم ہم صبر کرتے ہیں

کبھی راہیں کھلیں گی، بندشیں ہٹ جائیں گی ساری
کبھی تو ہو گا دیدارِ حرم ہم صبر کرتے ہیں

نگاہوں میں خدا کی محترم ہونے کی خواہش ہے
وطن میں گرچہ ہیں نامحترم ہم صبر کرتے ہیں

ہمارا صبر پڑ جائے نہ ظالم پر ہمیں ڈر ہے
سو دیتے ہیں دعائیں دم بدم ہم صبر کرتے ہیں

تھپیڑوں میں خزاں کے ہے وطن کا باغ برسوں سے
خدایا! اس کو کر رشکِ ارم ہم صبر کرتے ہیں

جہاں کے شہر یاروں تک، زمیں کے سب کناروں تک
کبھی لہرائے گا اپنا علم ہم صبر کرتے ہیں

ہر عُسر و یسر میں صبر و رضا مومن کا سرمایہ
سہل کرتا ہے یہ سارے الم ہم صبر کرتے ہیں

ہماری سب تمنائیں عزائم خاک ہیں عرشی
خدا کا حکم ہے بے شک اہم، ہم صبر کرتے ہیں

ا.ع.ملک

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

(قسط نمبر 3)

فرہنگ روحانی خزائن جلد 19

لغت اسماء اور مقامات کا تعارف

کشتی نوح و دعوت الایمان		حضرت مسیح موعود کی ایک تصنیف ہے۔ جو کہ روحانی خزائن جلد 19 میں موجود ہے۔ یہ کتاب 5/ اکتوبر 1902ء کو شائع ہوئی۔ اِس کا دوسرا نام دعوۃ الایمان اور تیسرا نام تقویۃ الایمان ہے۔ کتاب کشتی نوح کے سرورق پر اِس کتاب کے متعلق حضرت مسیح موعود نے یہ تحریر فرمایا ہے رسالہ آسمانی ٹیکہ جو طاعون کے بارے میں اپنی جماعت کیلئے تیار کیا گیا۔ اِس کتاب میں حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے لئے ہماری تعلیم کے عنوان سے ایسی پاک اور عمدہ تعلیم تحریر فرمائی ہے جس پر افراد جماعت اگر کماحقہ عمل پیرا ہو جائیں تو اُن کا نمونہ دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرسکتا ہے۔
کعبہ	213	خانہ کعبہ یا بیت اللہ الکعبۃ المشرفۃ، البیت العتیق یا البیت الحرام مسجد حرام کے وسط میں واقع ایک عمارت ہے جو مسلمانوں کا قبلہ ہے جس کی طرف رخ کرکے وہ عبادت کیا کرتے ہیں۔ یہ دین اسلام کا مقدس ترین مقام ہے۔ صاحب حیثیت مسلمانوں پر زندگی میں ایک مرتبہ بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے۔
کوسیکا	399	" کوسیکا " ہندو عقیدے کے مطابق رشی کا نام ہے۔
گنگا	398	گنگا شمالی بھارت اور بنگلہ دیش کا ایک دریا ہے۔ دریائے گنگا ہندو مذہب میں اہم حیثیت رکھتا ہے اور مقدس سمجھتے ہوئے اس کی پوجا کی جاتی ہے۔ دریائے گنگا کی کل لمبائی (2ہزار 510 کلومیٹر 1ہزار 557 میل) ہے۔ یہ دریائے جمنا کے ساتھ مل کر ایک عظیم اور زرخیز خطہ تشکیل دیتا ہے جو شمالی بھارت اور بنگلہ دیش پر مشتمل ہے۔
گولر کا درخت		ایک درخت اور اس کے پھل کا نام جو انجیر سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس درخت میں پھول نہیں ہوتا۔
گولڑہ	161	راولپنڈی سے 11 میل کے فاصلے پر پشاور کی طرف جاتے ہوئے کوہ مارگلہ میں ایک قصبہ کا نام ہے۔
لات		لات، دور جاہلیت میں اہل عرب کا ایک بت کا نام ہے جو مربع شکل کا تھا اور سفید پتھر کا بنا ہوا تھا اور اسے اہل عرب خدائی درجہ دیتے تھے۔ اس بت کی عبادت کرتے تھے۔ اس بت کی عبادت عرصہ دراز تک ہوتی رہی ہے۔ طائف میں یہ بت رکھا ہوا ہے۔
لالہ بڈھا مل	372	لالہ بڈھامل قادیان کے پرانے رہائشیوں میں سے ایک تھے۔ ان کا ذکر حضرت مسیح موعود کے تعلق میں جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں متعدد جگہ ملتا ہے۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ جب منارۃ المسیح بننے کی تیاری ہوئی تو قادیان کے لوگوں نے افسران گورنمنٹ کے پاس شکایتیں کیں کہ اس مینارہ کے بننے سے ہمارے مکانوں کی پردہ دری ہوگی۔ چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ڈپٹی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود کو بیت مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں ملا۔ اس وقت قادیان کے بعض لوگ جو شکایات کرنے والے تھے وہ بھی اس کے ساتھ تھے۔ حضرت صاحب سے ڈپٹی کی باتیں ہوتی رہیں اور اس گفتگو میں حضرت صاحب نے ڈپٹی کو مخاطب کرکے فرمایا کہ یہ بڈھامل بیٹھا ہے آپ اس سے پوچھ لیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا مجھے موقع ملا ہو اور میں نے فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی ہو اور پھر اس سے پوچھ لیں کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقع ملا ہو تو اس نے مجھے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر چھوڑی ہو۔ حافظ صاحب نے بیان کیا کہ میں اس وقت بڈھامل کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے شرم کے مارے اپنا سر نیچے اپنے زانوؤں میں دیا ہوا تھا اور اس کے چہرہ کا رنگ سپید پڑ گیا تھا اور وہ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں بول سکا۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ) حضور نے لالہ بڈھامل کے سناتن دھرم چھوڑ کر آریہ ہو جانے کا ذکر فرمایا ہے۔
لالہ شرمپت	449	لالہ شرمپت آریہ تھا اور قادیان میں رہتا تھا۔ یہ حضرت مسیح موعود کے کئی نشانوں کا گواہ بھی تھا۔ اور یہ لالہ ملاوامل کے ساتھ اکثر و بیشتر حضرت اقدس کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور اسے حضور کی تنہائی اور گمنامی کا حال بھی معلوم تھا۔ اور جب امرتسر میں براہین احمدیہ چھپتی تھی تو بعض دفعہ لالہ شرمپت اور بشمبر داس بھی حضور کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ جب لالہ شرمپت کا بھائی لالہ بشمبر داس ایک فوجداری کے مقدمہ میں قید ہو گیا تو لالہ شرمپت نے آکر حضور سے کہا کہ آپ دعا کریں ہم لوگ بہت بے قرار ہیں۔ حضور نے رات کو دعا کی تو دکھایا گیا کہ حضور اس دفتر میں پہنچے ہیں جہاں قیدیوں کے میعاد کے رجسٹر ہوتے ہیں اور حضور نے بشمبر داس کی معیاد والا رجسٹر لے کر اس سے آدھی قید کاٹ دی۔ اور لالہ شرمپت کو بتا دیا مگر شرمپت اور اس کے بھائیوں نے چیف کورٹ میں اپیل کی۔ اور شرمپت نے آکر حضور سے کہا کہ آپ اپنے خدا سے دریافت کریں کہ اس اپیل کا انجام کیا ہوگا۔ دعا کے بعد حضور پر کشفاً کھولا گیا کہ وہ مثل ضلع میں واپس آئے گی اور بشمبر داس کی قید نصف کر دی جائے گی مگر وہ بری نہیں ہوگا۔ اور حضور نے یہ سارے حالات اپیل سے پہلے لالہ شرمپت کو بتا دیئے۔ اور پھر ایسا ہی وقوع میں آیا۔ پھر لالہ شرمپت نے حضور کی طرف ایک رقعہ میں لکھا کہ آپ کی نیک بختی کی وجہ سے خدا نے یہ سب باتیں آپ پر کھول دیں۔
لالہ ملاوامل		لالہ ملاوامل قادیان کا ایک ہندو تھا اور تاریخ احمدیت میں اس لحاظ سے اہم ہے کہ حضرت مسیح موعود کے پاس بچپن سے آتا جاتا رہتا تھا۔ حضور کے ساتھ بڑا بے تکلف تھا اور حضور کے کئی نشانوں کا گواہ بھی تھا۔ لالہ ملاوامل کے والد کا نام لالہ سوہن تھا اور لالہ ملاوامل کی پیدائش قریباً 1856ء کی ہے۔ لالہ ملاوامل کی وفات 1951ء کو ہوئی۔ حضرت مسیح موعود لالہ ملاوامل کے متعلق ایک نشان کے پورا ہونے کے متعلق لکھتے ہیں:۔ ملاوامل کو دق کی بیماری ہوگئی۔ جب وہ خطرہ کی حالت میں پڑ گیا تو اس کے لیے دعا کی گئی۔ الہام ہوا قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا۔ یعنی اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا۔ پھر خواب میں دکھایا گیا کہ میں نے اس کو قبر سے نکال لیا ہے یہ الہام اور خواب دونوں قبل از وقوع اس کو بتائے گئے۔ چنانچہ ہفتہ کے بعد اس کو شفا ہوگئی۔
لاہور	8	لاہور (Lahore) صوبہ پنجاب پاکستان کا دارالحکومت اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ پاکستان کا ثقافتی، تعلیمی اور تاریخی مرکز ہے۔ اسے پاکستان کا دل بھی کہتے ہیں۔ یہ شہر دریائے راوی کے کنارے واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی ایک کروڑ کے قریب ہے۔
لائلپور	143	لائلپور کا نیا نام فیصل آباد ہے۔ یہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کا ایک اہم شہر ہے۔ 1985ء میں اسے سعودی عرب کے شاہ فیصل بن عبدالعزیز السعود کے نام پر فیصل آباد کا نام دیا گیا۔ اپنے دیہاتی تمدن کی وجہ سے ایک وقت تک اسے ایشیا کا سب سے بڑا گاؤں کہا جاتا تھا، تاہم وقت کے ساتھ ساتھ وہ ایک عظیم شہر بن کر سامنے آیا ہے اور اب اسے کراچی اور لاہور کے بعد پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔
لندن	18	لندن، برطانیہ کا دارالخلافہ اور سب سے بڑا شہر ہے۔ تقریباً دو ہزار سال پرانی آبادی جس کے تاریخی مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی بنیاد قدیم رومیوں نے رکھی تھی۔ اس آبادی کے قیام سے آج تک لندن بہت سے تحریکوں اور عالمگیر واقعات کا مظہر رہا ہے، جس میں انگریزی کا ارتقاء، صنعتی انقلاب اور قدیم رومیوں کا احیاء بھی شامل ہیں۔ مرکزِ شہر اب بھی وہی قدیم شہرِ لندن ہے، جس میں اب بھی قرون وسطیٰ کی حدود نظر آتی ہیں، تاہم کم از کم اُنیسویں صدی سے نام لندن اُن تمام علاقوں تک پھیل گیا، جو اس کے اطراف واکناف میں آباد ہوئے تھے۔
لیدیا	18	کتاب اپاسٹولک ریکارڈز کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کی ایک بہن کا نام لیدیا تھا۔ دیکھو اپاسٹولک ریکارڈز

مارٹن کلارک		ہنری مارٹن کلاک ایک سرحدی یتیم مسلمان تھا۔ بچپن میں عیسائیوں کے ہاتھ آ گیا۔ پادری مارٹن کلارک نے اس اپنے پاس رکھ لیا اور اس کی اپنے بیٹے کی طرح پرورش کی اور اپنا نام اس کو دیا اور اس کی تعلیم پر کافی روپیہ خرچ کیا۔ یہاں تک کہ اڈنبرا میں اعلیٰ درجہ کی طبی ڈگری حاصل کی اور مارٹن کلارک نے اسے (ہنری مارٹن کلارک کو) امرتسر میں اپنی جگہ 1882 میں امرتسر میں مشن کا انچارج بنایا۔ اس نے...... کو تحریری مباحثہ کا چیلنج دیا تو اہل...... کی طرف سے حضرت مسیح موعود نے اس چیلنج کو قبول کیا یہ مشہور مباحثہ اس کی کوٹھی پر امرتسر میں ہوا۔ جو بعد میں تحریری شکل میں جنگ مقدس کے نام سے شائع ہوا۔ اسی نے حضرت مسیح موعود کے خلاف عبدالحمید نامی ایک شخص کو آلہ کار بنا کر اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ کیا جس میں اس کو ناکامی ہوئی۔ اور آپ باعزت طور پر بری قرار پائے۔
محمد حسن بھیں	98-99	پورا نام محمد حسن فیضی تھا۔ ضلع جہلم کی تحصیل چکوال کے ایک گاؤں بھیں کے رہنے والے تھے۔ مدرسہ نعمانیہ شاہی مسجد لاہور کے مدرس تھے۔ مولوی صاحب نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ حضرت مسیح موعود کی کتاب "اعجاز المسیح " کا جواب لکھیں گے۔ جواب تو نہ لکھ سکے مگر کتاب اعجاز المسیح اور محمد احسن امروہی صاحب کی کتاب "شمس بازغہ "کے حاشیہ پر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھ دیا۔ اور حضور کے آسمانی نکات کا مذاق اڑایا اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین بھی لکھ دیا۔ ابھی ہفتہ بھی نہ گذرا تھا کہ مولوی صاحب خود موت کے پنجہ میں آ گئے۔ مہر علی شاہ گولڑوی نے اپنی کتاب "سیف چشتیائی "مولوی محمد حسن بھیں کے انہی مذکورہ بالا حواشی کو من و عن درج کیا اور سرقہ کے مرتکب ہوئے۔
محمود غزنوی	408	پورا نام یمین الدولہ۔ پیدائش 971ء۔ انتقال 1030ء۔ 997ء سے اپنے انتقال تک سلطنت غزنویہ کا حکمران تھا۔ تاریخ اسلامیہ کا پہلا حکمران تھا جس نے سلطان کا لقب اختیار کیا۔
مدینہ	8	اس شہر کا اولین نام یثرب تھا۔ رسول کریم کی ہجرت کے بعد اس کا نام المدینہ یا مدینۃ الرسول ہو گیا۔ تیما بن اسماعیلؑ کی اولاد مدینہ میں آباد تھی۔ مدینے میں یہود کے 20 سے زائد قبائل تھے اس کے علاوہ عیسائی بھی رہتے تھے۔ اسے خلافت اسلامیہ کا پہلا دارالحکومت ہونے کا اعزاز بھی ملا۔ البتہ اس کا سب سے بڑا اعزاز یہ بھی ہے کہ سرور دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰؐ کا روضہ مبارک اس شہر میں ہے۔
مرض صرع	378	مرض صرع یعنی مرگی اس کو انگریزی میں epilepsy کہتے ہیں۔ ایک عام اور متنوع دائمی اعصابی بیماری ہے جس میں مریض کو عموماً دورے پڑتے ہیں مرگی کی تعریف یہ بھی ہے کہ مریض کو بار بار اور بلا وجہ دورے پڑتے ہیں۔ مرگی کے دورے پڑنے کی وجہ غیر معمولی یا حد سے زیادہ دماغی ہائپر سینکرونس عصبی سرگرمی (hypersynchronous neuronal activity) ہے۔ دنیا بھر میں تقریبا 50 ملین لوگ مرگی کے مرض میں مبتلا ہیں۔ مرگی کو عام طور پر ادویات کے ساتھ قابو میں رکھا جاتا ہے، لیکن علاج ادویات کے ساتھ نہیں ہوتا۔ تاہم بہترین دستیاب ادویات کے ساتھ بھی 30 فی صد لوگوں مرگی پر کنٹرول نہیں ہوتا۔
مریم بتول	18	حضرت مریمؑ جو کہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ تھیں، بتول ان کی صفت کے طور پر ہے کہ وہ پاکیزہ اور دنیاوی تعلقات سے الگ پارسا خاتون تھیں۔
مسلم		صحیح مسلم کا پورا نام المُسنَد الصَّحِیح المُختَصَر مِنَ السُّنَن بِنَقلِ العَدلِ عَنِ العَدلِ عَن رَسُولِ اللّٰہ ہے۔ یہ ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیشاپوری کی تالیف ہے۔ یہ احادیث نبوی پر مشتمل کتاب ہے اس کو صحیح بخاری کے بعد اصح الکتب کہا جاتا ہے۔ اس میں 7563 احادیث ہیں۔ حضرت امام مسلم نے 3 لاکھ احادیث میں سے جانچ پڑتال کر کے اس کو تالیف کیا۔
مسلم	193	حضرت امام حسینؓ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت امام حسینؓ نے ان کو کوفہ والوں کے پاس بھیجا تھا مگر انھوں نے غداری کی، اور کوفہ کے گورنر نے آپ کو شہید کروا دیا۔
مشکوٰۃ	216	یہ حدیث کی معروف کتاب ہے جو علامہ ولی الدین ابوعبداللہ خطیب التبریزی نے تالیف کی۔ آپ نے یہ کتاب 737 ہجری میں مکمل کی۔
معراج	17	معراج کا مطلب ہے اوپر چڑھنے کی چیز۔ آنحضرتؐ کے ایک اعلیٰ درجہ کے لطیف کشف کو معراج کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے اس معراج کا ذکر سورۃ نجم میں ہے۔ اس سیر میں آپ ﷺ نے روحانی طور پر آسمان کی سیر کی، انبیاء سے ملاقات کی، پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔۔۔ وغیرہ
مفتی محمد صادق صاحب بھیروی		حضرت مفتی محمد صادق صاحب 11 جنوری 1872ء کو بھیرہ میں مفتیوں کے محلّہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مفتی عنایت اللہ اور والدہ کا نام فیض بی بی تھا۔ حضرت مسیح موعود کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر جنوری 1891ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں اخبار بدر کے دوسرے ایڈیٹر بھی رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بہت سے مواقع پر علمی اور دیگر خدمات کی سعادت حاصل کرنے کی توفیق پاتے رہے۔ آپ کو حضرت اقدس کی سیرت پر ذکر حبیب کے نام سے کتاب تصنیف کرنے کا موقع ملا۔ احمدیہ مشن امریکہ کے بانی اور پہلے مربی تھے۔ آپ نے 13 جنوری 1957ء کو وفات پائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔
مقامات حریری		حریری (1054 - 1122) کا اصل نام محمد بن قاسم بن علی بصری تھا۔ عراق میں المشان نامی بستی میں پیدا ہوا۔ بصرے میں پرورش و تعلیم پائی۔ ریشم کے کاروبار میں مصروف رہتا تھا اسی وجہ سے حریری مشہور ہوا۔ لیکن علمی مصروفیتیں جیسے جیسے بڑھتی گئیں، ریشم کا کاروبار کم ہونے لگا۔ امرا نے اس کو اپنا مقرب بنایا۔ اس نے نہایت بلند پایہ کتب لکھیں۔ مگر سب سے زیادہ مقبول تصنیف وہ پچاس مقامات ہیں جو "مقامات حریری " کے نام سے معروف ہیں۔ یہ ادب کی بلند پایہ تصنیف مانی جاتی ہے۔ مقامات روایت نگاری کی وہ عجیب و غریب قسم ہے جسے نہ افسانہ کہہ سکتے ہیں اور نہ افسانہ تسلیم کرنے پر پابندی لگا سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر مقامات نویسی میں سارا اہتمام عبارت آرائی، زور بیان اور لفظی شعبدہ بازی پر ہوتا ہے۔ اسی لیے افسانے کی طرح اس میں پلاٹ، کردار نگاری اور منطقی نتائج تک پہنچنا ضروری نہیں ہوتا۔ مقامات میں کلیدی اہمیت لفظی بازی گری کی ہوتی ہے۔ ادق اور غیر مانوس وحشی الفاظ مقفیٰ اور مسجع عبارت کا اہتمام حریری کے مقامات کی شان امتیاز ہے۔ اس کے علاوہ اکثر صنعتوں کا استعمال حریری نے مختلف مقامات میں نہایت چابکدستانہ بلکہ استادانہ طور پر کیا ہے۔ زمخشری نے مقامات حریری کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "حریری کے مقامات آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں"۔ اسلامی مدارس میں بشمول عرب ممالک اس کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ درس میں داخل ہونے کے ساتھ ساتھ انھیں زبانی یاد بھی کیا کرتے تھے۔
مکاشفات	5	یہ نئے عہد نامہ کی آخری کتاب ہے جو یوحنا نبی کی طرف منسوب ہے اس کے کل 21 باب ہیں۔
مکہ	8	مکہ مکرمہ مملکت سعودی عرب میں حجاز کے جنوبی حصے میں واقعہ ہے عرب کا مرکزی شہر اور عالم اسلام کا دینی و روحانی مرکز۔ قدیم زمانے سے لوگ اطراف و جوانب سے یہاں حج کرنے آتے تھے۔ اس شہر کو حرم اس لحاظ سے کہتے ہیں کہ یہ حرمت اور عزت والا مقام ہے۔ اس شہر کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ اس میں آنحضرت ﷺ کی پیدائش ہوئی اور اسی شہر میں خانہ کعبہ ہے۔

منات		(عربی: مناۃ) قبل از اسلام قدیم عرب مذہب میں تین سردار دیویوں میں سے ایک تھی، اور اس کی پوجا بطور اللہ کی بیٹی کے کی جاتی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں اللہ کی تین بیٹیاں عزیٰ، لات اور منات تصور کی جاتی تھیں۔
موضع مدّ	140	مدّ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کا ایک گاؤں ہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب میں اس گاؤں کا ذکر آنے کی وجہ یہ بنی کہ 30-29/اکتوبر 1902ء کو مباحثہ ہوا اور وہاں کے مقامی باشندے میاں محمد یوسف صاحب کے اصرار پر حضرت مسیح موعود نے مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری کو وہاں بھجوا دیا اور دوسری طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مناظر مقرر ہوئے۔ مدّ کی آبادی اُن دنوں دو اڑھائی سو کے قریب تھی مگر اردگرد دیہات سے شامل ہونے والے غیر احمدیوں کی تعداد چھ سات سو تک پہنچ گئی۔ مگر احمدی صرف تین چار تھے۔ مباحثہ ہوا۔ مباحثہ کے دو دن بعد مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مع اپنے دوستوں کے 2 نومبر 1902ء کو واپس قادیان پہنچ گئے اور مباحثہ کی مفصل روئیداد حضرت اقدس کو سُنا دی۔ دوران مباحثہ ثناء اللہ امرتسری نے یہ کہا کہ مرزا صاحب کی تمام پیشگوئیاں نعوذ باللہ جھوٹی نکلیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے چیلنج کے طور پر قصیدہ تصنیف فرمایا جو اعجاز احمدی کے نام سے موسوم ہے۔
مولوی ثناءاللہ	140	مشہور اہلحدیث عالم۔ حضرت مسیح موعود کا سخت مخالف تھا۔ 1870ء کو امرتسر میں پیدا ہوا۔ حضرت مسیح موعود کی حیات میں اس کے ساتھ مقام مدّ پر ایک مباحثہ ہوا، جو حضرت سید سرور شاہ صاحب نے کیا۔ حضرت مسیح موعود نے جب علماء کو مباہلہ کی دعوت دی اس نے یہ کہہ کر راہ فرار اختیار کی کہ ضروری نہیں کہ جھوٹا ہی سچے کی زندگی میں مرے کبھی جھوٹوں کو مہلت بھی دی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کو لمبی عمر دی گئی اور 15 مارچ 1948ء میں بمقام سرگودھا 80 سال کی عمر میں مولوی ثناء اللہ امرتسری نے انتقال کیا۔
مولوی عبدالکریم	209 حاشیہ	حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان اپنے علاقے میں بہت ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ آپ کے والد ماجد چوہدری محمد سلطان صاحب لمبا عرصہ سیالکوٹ کی میونسپلٹی کے ایک مشہور رُکن رہے۔ اُس زمانے کے مطابق آپ نے مختلف اساتذہ سے قرآن مجید اور فارسی کی بعض ابتدائی کتب پڑھیں۔ اور جلد ہی اُن کو فارسی سکول کے مینیجر نے اُن کو فارسی مدرس کے طور پر منتخب کرلیا۔ سیالکوٹ کے راجہ بازار کے چوک میں مولوی صاحب لیکچر دیا کرتے تھے۔ آپ ایک فصیح البیان لیکچرار اور ایک زبردست فلاسفر کی حیثیت سے پبلک میں جانے جاتے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل کی صحبت نے آپ کو جماعت احمدیہ سے وابستہ کیا۔ حضرت مسیح موعود کو آپ کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود کا تحریر کردہ لیکچر جلسہ مذاہب عالم میں آپ ہی نے پڑھا۔ آپ کی وفات 1905ء میں ہوئی۔
مولوی محمد حسین	56	ابوسعید محمد حسین بٹالوی مشہور اہل حدیث لیڈر تھا۔ براہین احمدیہ کی اشاعت پر اس نے ایک شاندار ریویو کرتے ہوئے براہین احمدیہ کے بارے میں یہ درج کیا کہ اس کتاب کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود سے عقیدت واحترام کا نیازمندانہ تعلق تھا۔ البتہ جب حضور نے 1891ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو بدنصیبی سے آپ کی مخالفت پر آمادہ ہوگیا۔ اور آپ کے خلاف تمام ہندوستان۔ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ سے کفر کا فتویٰ حاصل کرکے اشاعۃ السنہ میں شائع کیا۔ حضور کی ترقی دیکھ کر حسد کی آگ میں جلنے لگا اور مختلف لوگوں کو آپ کے خلاف مقدمات کرنے کی تحریک کی۔ گورنمنٹ کو اکسایا۔ آپ کے خلاف مقدمات میں آپ کے خلاف گواہیاں دیں مباحثات کیے مگر ناکام و نامراد رہا۔ اور آخر کار ہر قسم کی دینی، دنیاوی ذلت ورسوائی کے ساتھ عبرت کا نشان بنتے ہوئے 1920ء کے آغاز میں دو ماہ تک بخار میں مبتلا رہنے کے بعد بمقام بٹالہ فوت ہوا کہ اب اس کی قبر کا بھی نام ونشان نہیں ملتا۔
میر ناصر نواب صاحب دہلوی	91	آپ دہلی کے مشہور عالی قدر سادات خاندان کے چشم و چراغ، شہرہ آفاق صوفی خواجہ میر دردؒ کے خاندان سے ہیں۔ آپ پہلی دفعہ قادیان 1876ء کے اوائل میں آئے۔ سات سال بعد حضرت مسیح موعود کی شادی ان کی بیٹی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سے ہوئی جن کے بطن سے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب تقریباً 1895ء میں مستقل ہجرت کر کے قادیان آ گئے تو انہوں نے دارالمسیح میں گول کمرہ میں اپنی رہائش رکھ لی۔
میرٹھ		بھارت کی ریاست اتر پردیش کا ایک تاریخی شہر
میکائیل		حضرت میکائیل علیہ السلام ایک مقرب فرشتے ہیں ان کے ذمے پانی برسانے اور خدا کی مخلوق کو روزی پہنچانے کا کام مقرر ہے۔
ندوۃ العلماء	8	چند علمائے کرام نے اس بات کو شدت کے ساتھ محسوس کیا کہ دیوبند اور علی گڑھ کے درمیان جو خلیج اور دوری ہے اس کے بڑے خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ ان کو یہ خدشہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دونوں مکاتب فکر کے زعماء اپنی روش میں اتنے دور نکل جائیں کہ پھر ایک دوسرے کو انجان سمجھ بیٹھیں۔ انہی لوگوں نے ایک ایسے ادارے کی ضرورت شدت سے محسوس کی، جو ان دونوں مکاتب فکر کے درمیان ایک پل اور رابطے کا سا کام دے سکے۔ لہٰذا اس خیال کے حامی علماء نے 1894ء میں لکھنؤ میں ایک ادارہ قائم کیا اور اس کو ندوۃ العلماء کا نام دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ مولوی عبدالغفور صاحب اس خیال کے محرک تھے، لیکن بعد میں مولوی سید محمد علی صاحب نے اس کو عملی جامہ پہنایا۔ مولانا شبلی نعمانی اور مولوی عبدالحق دہلوی نے اس کے قواعد مرتب کئے۔
نزول المسیح	6	حضرت مسیح موعود کی تصنیف جو کہ روحانی خزائن جلد 18 میں موجود ہے۔ یہ کتاب 1902ء میں لکھی گئی تھی، لیکن بوجوہ 1909ء میں خلیفۃ المسیح الاول کے دورِ خلافت میں شائع کی گئی۔ اس کتاب میں حضور نے پیر مہر علی شاہ کے اعتراضوں کے مفصل جواب دئے ہیں۔ اور مہرعلی شاہ کی کتاب سیفِ چشتیائی کو سرقہ ثابت کیا ہے۔
نسیمِ دعوت	361	حضرت مسیح موعود کی تصنیف جو کہ روحانی خزائن کی جلد 19 میں موجود ہے۔ نسیمِ دعوت فروری 1903ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب قادیان کے آریوں کی طرف سے شائع کردہ ایک اشتہار کے جواب میں لکھی گئی جس میں جماعت کے بزرگان اور رسول کریمؐ کے بارے میں دریدہ دہنی سے کام لیا گیا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے یہ کتاب خدا تعالیٰ کی خاص وحی کے مطابق لکھی۔
نصاریٰ	28	نصاریٰ عیسائیوں کو کہتے ہیں حضرت عیسیٰ فلسطین کی بستی ناصرہ میں پیدا ہوئے اسی وجہ سے مسیح کو مسیح ناصری بھی کہتے ہیں۔ اور ان کے ماننے والوں کو نصاریٰ کہتے ہیں اس کا مطلب ہے "مددگار" "ایک توجیہہ یہ بھی ہے کہ حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں سے کہا کہ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ تو حواریوں نے جواباً کہا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ تو اس وجہ سے مسیح کے ماننے والوں کو نصاریٰ کہا جاتا ہے۔
نیلم		ایک قسم کا نیلگوں جواہر، یاقوت، کبود۔
ہبل		ہبل (Hubal) (عربی: ہبل) ایک قبل از اسلام دیوتا تھا جس کی پوجا خاص طور پر مکہ میں کعبہ میں کی جاتی تھی۔ ہبل معبودوں میں سب سے زیادہ قابل ذکر اور معبودوں کا سردار تصور کیا جاتا تھا۔ کعبہ ہبل کے لیے وقف کردیا گیا تھا۔ ہبل کا بت کعبہ کے قریب رکھا گیا تھا جو کہ ایک انسانی شکل کا تھا
ہمالیہ پہاڑ		سلسلہ کوہ ہمالیہ ایک پہاڑی سلسلہ ہے جو برصغیر پاک و ہند کو سطح مرتفع تبت سے جدا کرتا ہے۔ بعض اوقات سلسلہ ہمالیہ میں سطح مرتفع پامیر سے شروع ہونے والے دیگر سلسلوں جیسے کہ قراقرم اور ہندوکش کو بھی شامل کرلیا جاتا ہے۔ ہمالیہ اپنے ذیلی سلسلوں کے ساتھ دنیا کا سب سے اونچا پہاڑی سلسلہ ہے جس میں دنیا کی بلند ترین چوٹیاں بشمول ماؤنٹ ایورسٹ اور کے۔ ٹو موجود ہیں۔ 8,000 میٹر سے بلند دنیا کی تمام چوٹیاں اسی پہاڑی سلسلے میں واقع ہیں۔ اس سلسلے کی بلندی کو سمجھنے کے لیے یہ جان لینا کافی ہے کہ اس میں 7,200 میٹر سے بلند 100 سے زیادہ چوٹیاں ہیں۔

ڈاکٹر ن۔شاہین

تھرپارکر میں ضروریات زندگی سے محروم انسانی زندگی

آج اکیسویں صدی کی تیز ترین انسانی زندگی میں ہر لمحہ ہمارے طرز زندگی میں تبدیلیاں واقع ہو رہی ہیں۔دنیا کی اس تیز دوڑ میں اپنے آپ کو ساتھ ساتھ چلانا دن بدن ایک چیلنج بنتا جارہا ہے۔ ہر انسان ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے درپے ہیں۔شہروں میں آنکھ جھپکتے زندگی بہت دور نکل جاتی ہے۔ دوسری طرف جب ہم آج بھی بعض ایسے علاقوں کو دیکھتے ہیں۔ جہاں زندگی صدیوں پرانی طرز پر سُست رفتاری سے گزر رہی ہے تو بہت حیرانگی ہوتی ہے۔

پچھلے دنوں مجھے بھی ایسی ہی سُست رفتار اور پُرانی طرز پر زندگی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ مورخہ 23 اکتوبر 2009ء بروز جمعہ کو طاہر ہسپتال نگر پارکر جو کہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کی عظیم مالی قربانی سے وجود میں آیا۔کی جانب سے تحصیل نگر پارکر کے ایک گاؤں پھول پورہ میں ایک فری میڈیکل کیمپ میں دُکھی انسانیت کی خدمت کا موقعہ ملا۔ یہ گاؤں نگر پارکر شہر سے مشرق میں تقریباً 22 کلومیٹر پر پاک انڈیا سرحد پر واقعہ ہے۔اس گاؤں کا کچھ رقبہ ہندوستان میں اور کچھ پاکستان میں ہے۔ ہندوؤں کی نچلی ذاتیں کولہی ،میگداوٗ آباد ہیں۔ یہ چھوٹا سا گاؤں بہت مشہور ہے۔لوگوں کا ذریعہ معاش کاشتکاری اور مویشی پالنا ہے۔ یہ وہ خوش نصیب گاؤں ہے۔جس نے اس علاقہ میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کیا۔1960 کی دہائی میں یہاں احمدیت کا پودا لگا۔ یہاں سے اب تک ایک درجن کے قریب واقفین زندگی مربیان معلمین پیدا ہوئے۔اس گاؤں کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہاں خاندان حضرت مسیح موعود کے بہت سے بزرگوں کے پاؤں کے نشان بھی موجود ہیں ۔جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی شامل ہیں۔

ہم صبح تقریباً 8 بجے نگر شہر سے ہسپتال کی ایمبولینس پر کیمپ کے لئے روانہ ہوئے۔ کچا دشوار راستہ تھا۔ایک گھنٹہ کے بعد ہم گاؤں پہنچے۔وہاں پر مقیم معلم صاحب اور صدر جماعت نے ہمیں خوش آمدید کہا بہت سے مریض ہمارے انتظار میں تھے۔دعا کے ساتھ ہم نے اپنے کام کا آغاز کیا۔ گاؤں پھول پورہ کے علاوہ اردگرد کے گاؤں سے بھی کافی تعداد میں مریض آئے گھوڑوں ،اونٹوں، گدھوں پر سوار اور پیدل بڑی مشکل سے مریض آرہے تھے۔ ان دنوں فصل کی کٹائی کا موسم تھا۔لوگ دن رات فصل کے کام میں مصرف دکھائی دے رہے تھے۔ایسے دنوں میں لوگوں کو ان کے گھر میں مفت دوائی ملنا کسی نعمت سے کم نہیں۔ دوران علاج لوگوں کو صحت کے اعتبار سے بہت کمزور پایا۔اکثر لوگ خون کی کمی کا شکار ہیں۔ بالخصوص عورتوں میں بہت زیادہ خون کی کمی دیکھی گئی۔جس کے باعث پیدا ہونے والے بچوں میں بیماریوں کا اضافہ ہورہا ہے۔ یہ لوگ ابھی تک بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ مقامی طور پر ان کے لے ابھی تک گونمنٹ کی طرف سے کوئی خاص انتظام نہیں۔لوگ کئی گھنٹے کا کچا سفر طے کر کے نگر پارکر شہر علاج معالجہ کے لئے جاتے ہیں غریب لوگ نگر شہر تک بھی نہیں پہنچ پاتے۔ پھر اسی طرح خوراک اور پانی کی کمی اور قلت کا سامنا ہے لوگوں کی روزی کا دارومدار بارشوں پر ہے۔اگر سال میں دوتین اچھی بارشیں ہو جائیں۔تو کھیتی باڑی اور مویشی پال لیتے ہیں۔وگرنہ سندھ کے نہری علاقں کی طرف ہجرت کر جاتے ہیں۔ بارش کا پانی بہت گندا ہوتا ہے۔اور جانور بھی وہی سے پیتے ہیں۔لیکن یہ بھی ان لوگوں کے لئے بہت بڑی نعمت ہے جب بارشوں کا پانی ختم ہو جاتا ہے۔تو لوگ میلوں دور سے کنوؤں کا نمکین پانی بھر کر لاتے ہیں پھر بڑی احتیاط سے استعمال کرتے ہیں۔شاید پانی کی کی وجہ سے صفائی کا معیار بھی بہت کم ہے صفائی کی کمی کے باعث جلدی امراض میں بہت زیادہ اضافہ ہو رہا ہے۔لوگوں کی انتہائی کٹھن زندگی دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔ یہ لوگ آجکل کے ترقی یافتہ اور مشینی دور میں بھی پیدل سفر کرتے ہیں۔اور ہاتھ والی چکی سے روانہ آٹا پیس کر کھاتے ہیں اور زندگی کی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔اور نت نئی نئی سائنس ایجادات سے فائدہ نہیں اٹھا رہے۔اور دن بدن ترقی کے دوڑ میں پیچھے رہتے چلے جارہے ہیں۔ ہمارے اس میڈیکل کیمپ سے تقریباً تین سو مریضوں کو فائدہ حاصل ہوا۔مجھے اس کیمپ میں ذاتی طور پر بہت زیادہ مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا۔ وہاں پر احساس بھی ہوا۔ہمیں اللہ تعالیٰ کا کثرت سے شکر ادا کرنا چاہئے۔کہ جس نے ہم پر محض اپنا احسان کرتے ہوئے۔ایسے علاقوں پیدا کیا۔ جہاں ہر قسم کی نعمتیں اور سہولتیں موجود ہیں۔ اور پھر وقت کے امام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق ملی۔جس سے نہ صرف ہماری روحانی ترقی ہو رہی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہم دنیا کی مادی ترقی میں بھی آگے بڑھ رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے بھی لطف اندوز ہو رہے ہیں ۔کیمپ کے دوران ہی ہم نے وہاں پر بیت الذکر میں احباب جماعت اور نومبائعین کے ساتھ نماز جمعہ ادا کی نماز کے بعد کھانا کھایا۔اور بقیہ مریضوں کو دوا دی ۔بعد میں جماعتی سنٹر گوٹھ اور ملکی سرحد کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ واپسی پر راستے میں ایک اور جماعتی سنٹر کوتاڑا میں بھی تھوڑی دیر جانے کا موقعہ ملا۔وہاں پر معلم صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ جماعتی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔انہوں نے بڑے اخلاص سے بہت کم وقت میں چائے کی ضیافت کا انتظام کیا چائے پی کر ہم واپس نگر شہر کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں جگہ جگہ لوگوں کو اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ کھیتوں میں کام کرتے ہوئے دیکھا سب لوگ بڑی محنت سے اپنی فصلیں کاٹ رہے تھے۔بیلوں،اونٹوں، گدھوں کے ساتھ اناج نکال رہے تھے اور کچھ لوگ تیز ہوا کے انتظار میں تھے۔ تاکہ اپنی فصل کو صاف کرسکیں۔گندے مندے بچے نہ تن پر کپڑے نہ پاؤں میں جوتے موسمی پھل تربوز،خربوزے اور چبڑوں کے مزے لے رہے تھے۔سورج غروب ہو چکا تھا۔ جب ہم واپس طاہر ہسپتال نگر پہنچے۔

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب کی یاد میں

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب حضرت مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کے بیٹے اور حضرت حافظ فتح محمد صاحب آف ڈیرہ غازی خان رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ 15 فروری 2012ء کو ٹورانٹو کینیڈا میں 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے اور ٹورانٹو ہی میں آپ کی تدفین ہوئی۔

آپ ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔مہمان نوازی اور خوش خلقی آپ کی نمایاں خوبی تھی۔ ہر ایک سے بڑے پُرتپاک طریقے سے ملتے اور ہر ایک کا احترام کرتے تھے۔ بنی نوع انسان کی خدمت اور بھلائی آپ کا شعار تھا۔ ہر کسی کی خدمت اپنی توفیق اور استطاعت سے بڑھ کر کرنے کی کوشش کرتے۔ دعوت الی اللہ کا جذبہ بھی آپ میں خوب تھا۔جب دعوت الی اللہ کا آپ کو موقعہ ملتا پھر اپنی مصروفیات کو بھول جاتے۔

خدمت دین کو اپنے لئے بڑا اعزاز سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جہاں بھی رہے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔خلافت کے بھی شیدائی اور فدائی تھے۔جب تک مرکز سلسلہ ربوہ میں مقیم رہے۔انصار اللہ مرکزیہ اور مقامی میں کام کرتے رہے۔

جماعتی کاموں میں مصروفیت کے دوران آپ کی خوشی دیدنی ہوتی تھی۔ بڑی بشاشت اور سرگرمی سے مصروف عمل رہتے۔ کچھ عرصہ آپ نے گولبازار میں ہوٹل بھی چلایا۔ اس کاروبار کے دوران آپ کی توجہ دعوت الی اللہ کے مواقع تلاش کرنے کی طرف رہتی۔انصار اللہ مقامی ربوہ میں دعوت الی اللہ کے لئے جب نمائش ہال تیار کیا گیا تو آپ نے اس ہال کی تیاری میں بڑی سرگرمی سے حصہ لیا۔ دیوانہ اور مستانہ وار جماعتی کاموں میں مصروف رہتے۔ آپ نے حتی المقدور اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔ یہ نیکیاں ہی تو انجام بخیر کا ذریعہ ہوتی ہیں۔آپ ایک موصی کی حیثیت سے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوئے۔آپ کی یاد دل و دماغ کو تروتازہ کر دیتی ہے۔

آپ کے پاس بیٹھنے اور آپ کی باتیں سننے کا بہت موقعہ ملا۔نیکی تقویٰ اور بھلائی کی باتیں ہی آپ کی گفتگو کا محور رہتی تھیں۔ ہمیشہ برادرانہ اخوت کا جذبہ سے آپ کو سرشار پایا۔

آپ کی صحبت میں اپنائیت کا احساس اجاگر رہتا اور کبھی اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی تھی۔یہی وجہ تھی کہ گھنٹوں آپ کے پاس بیٹھے گزر جاتے اور وقت گزرنے کا پتہ بھی نہ چلتا۔

جس سے بھی آپ کی دوستی یا تعلق ہوتا۔وہ آپ کی صاف گوئی کا قائل ہو جاتا۔آپ دکھ سکھ کے ساتھی تھے۔خوشی غمی میں شامل ہو کر اپنے رشتوں ناطوں کو مضبوط رکھتے تھے۔

جب کبھی آپ کے پاس جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ کی ملنساری نے بہت متاثر کیا۔آپ کا دل یہی چاہتا تھا کہ ہر وقت مہمان نوازی اور دعوت الی اللہ میں مصروف رہوں۔

دوست، احباب کی محفل ہو اور بس رونق لگی رہے۔وقت ملنے پر خاکسار بھی آپ کے پاس چلا جاتا تھا۔ جماعتی عہدیدار ہونے کے ناطے بہت عزت واحترام سے پیش آتے تھے۔

آپ کو کسی کی دلآزاری کرتے نہیں دیکھا بلکہ دلداری ہی آپ کا طرہ امتیاز تھی۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی نیکیوں کی آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور آپ کی نسل کو بھی آپ کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

لاہور کی قدیم اور مشہور تاریخی عمارت

مکان عجائب گاہ لاہور

مکان عجائب لاہور ایک مشہور تاریخی عمارت تھی اور لوگ دور دور سے اسے دیکھنے آتے تھے۔ تاریخ لاہور میں کنہیا لال نے 1882ء میں اس عجائب گھر کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

یہ عالی شان مقطع و مطبوع مکان بازار انارکلی چوبرجی باغ نواب وزیر خان مرحوم کے مشرق کی سمت، بازار کی سڑک کے غربی سمت 1864ء میں بنایا گیا تھا۔ پختہ اس کی عمارت چونے کی ہے۔ یہ مکان اس وقت تعمیر ہوا جب سرکار نے پہلے پہل ''عجائباتِ خطۂ پنجاب'' کی نمائش منظور کی تھی اور اس اہم کام کے اہتمام میں ہزار ہا روپیہ سرکار کا صرف ہوا تھا۔ بڑی بڑی ریاستوں، پنجاب کے امیروں، سرداروں، جاگیرداروں سے طرح طرح کی عجیب چیزیں، قسم قسم کے زیورات قیمتی، مرصع ملبوسات و فروش پشمینہ و قالین و مصنوعات قسم قسم ساخت کشمیر جنت نظیر و ہر خطہ و ہر اقلیم جمع کئے۔ پرانے خوش نویسوں کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتابیں اور زمانۂ حال کے خوش نویسوں کے ہاتھ کے قطعات عجائب گاہ میں رکھے۔ ہر ایک قسم کی ادویات و اوزار و سلاح و تلواریں، جن کے قبضوں پر مرصع کام تھا، و برچھے و نیزے و خنجر و تبر و سپر و تیر کمان و قرابین و بندوق وغیرہ ۔مع پارچات انواع اقسام ساختہ ملتان از قسمِ لنگی و لاچہ و کھیس و پارچات از قسمِ سوسی شہر بٹالہ و پاپوش ساختہ لاہور و راولپنڈی و بھیرہ خوشاب و مصنوعاتِ چوبی و منوتی و رنگین مصنوعاتِ عاج و آہن و طلا و نقرہ و صندوقچی ہائے عجیبہ و قلمدان ہائے غریبہ و اقسام مصنوعاتِ چرمی از قسمِ حقہ و ظروفِ برنجی و مسی و نقرئی اور قسم قسم کے پتھر ہر ایک ولایت اور کوہستان کے اور طرح طرح کے نمک اور رنگ رنگ کے قیمتی جواہرات اور جانور طیور و حشرات و آبی از قسم سانپ و مگر مچھ وغیرہ۔ یہ جانور اگرچہ مردہ تھے مگر ان کے پیٹ کی غلاظت نکال کر اس ترکیب سے آئینہ دار بکسوں میں رکھے تھے کہ سب زندہ معلوم ہوتے تھے۔ ہر ایک قیمتی چیز زیورات و جواہرات و ملبوسات وغیرہ آئینہ دار بکسوں میں رکھ کر لوگوں کو دکھلائی گئیں۔ اور بڑا دربار اس نمائش کا ہو کر ''نمائش گاہ'' کو کھولا گیا۔ صناع کو انعام دیئے گئے۔ اس روز سے یہ ''عجائب گاہ'' بنا ہوا ہے اور اکثر سرکاری عجیب چیزیں اب تک اس میں رکھی ہیں اور لوگ دیکھنے کو آتے ہیں۔

بڑی توپ احمد شاہی، جس کو احمد شاہ درانی بادشاہ کابل نے بنوایا تھا اور پانچویں حملے میں بہ سبب ٹوٹ جانے تخت کے دریائے چناب پر رہ گئی تھی اور صاحب سنگھ بھنگی حاکمِ گجرات نے اپنے قبضے میں کر لی تھی، شاہِ درانی کی یادگار ''عجائب گاہ'' کے شمالی دروازے کے باہر ایک چبوترے پر مع تخت موجود ہے۔ چونکہ یہ توپ سال ہا سال بھنگی خاندان کے قبضے میں رہی تھی، اس سبب سے رنجیت سنگھ کے وقت اور اب بھی اس کا نام ''بھنگیاں والی توپ'' مشہور ہے، اور توپ کی پشت پر چند ابیات منوتی حروف میں کندہ ہیں جس کے اخیر مصرع میں مصرع تاریخ:

''پیکرِ اژدھائے آتشباز''

لکھا ہے۔ اس مصرعے سے تاریخ اس توپ کی ساخت کی نکلتی ہے اور 1164ھ حاصل ہوتا ہے۔

یہ مکان شرقاً غرباً بہ شکلِ مستطیل بنایا گیا اور دو حصے میں منقسم کیا گیا ہے۔ ایک حصہ شرقی اور دوسرا غربی اور دونوں میں ایک راستہ پندرہ فٹ چوڑا رکھا ہے۔ اس راستے کے دونوں طرف یعنی بسمتِ جنوب و شمال دو دروازے آمد و رفت کے لئے بارہ بارہ فٹ چوڑے اور دس دس فٹ اونچے مع آئینہ دار جوڑیوں اور آئینہ دار محرابوں کے بنے ہیں۔ اس عجائب گاہ کے عام دیکھنے والے شمالی دروازے سے داخل ہو کر بعد نظارۂ عجائبات جنوبی دروازے سے نکل جاتے ہیں۔ دونوں کمرے شرقی، غربی عرض و طول اور ارتفاع میں برابر رکھے گئے ہیں۔ ہیئت و صورت دونوں کی یکساں ہے اس لئے ایک کمرۂ شرقی کی عمارت کا مفصل حال تحریر ہوتا ہے۔

یہ کمرہ ایک سو دو فٹ لمبا اور 26 فٹ چوڑا رکھا گیا ہے جس میں سات سات ستون جنوب و شمال دونوں طرف چار فٹ دو فٹ کے دس دس فٹ اونچے نہایت مقطع، وضع دار بنا کر ان پر سات سات کی اونچی دوریاں ڈالی گئی ہیں۔ اس کے شمال و جنوب کی سمت دو گھر 16 فٹ چوڑے، ایک سو بارہ فٹ لمبے۔ پندرہ فٹ مرتفع بنے ہیں جن پر سات فٹ اونچی ایک طرف سلامی دار سقف ہے اور انہیں گھروں میں دوری دار کھڑکیاں آئینہ دار روشنی کے لئے لگائی گئی ہیں۔ یہ کھڑکیاں سات بہ طرفِ شمال اور آٹھ بہ سمتِ جنوب ہیں اور ایک ایک کھڑکی بہ سمتِ شرق بہ مقدار نو فٹ، دس فٹ دوری دار آئینہ دار بنی ہیں۔ اس شرقی سمت کو پیشانی مکان کی کہنا چاہئے۔ اس طرف بھی دروازہ ہے اور دروازے کے چپ و راست دو کھڑکیاں خورد دو فٹ کی کھولی گئی ہیں۔ اور اس دروازے کی پیشانی پر نہایت مطبوع شیر اور گھوڑے اور سلطانی تاج بصورتِ چوبی بنا کر لگائے گئے ہیں۔

نصف حصہ اس مکان کا درمیانی راستے سے جو بسمتِ غرب ہے، ہو بہو مانند شرقی حصے کے بنا ہوا ہے۔ ان دونوں حصوں میں اور دو کمرے شمال کی سمت بڑھا کر بنائے گئے ہیں جو طول میں تیس فٹ اور عرض میں سولہ فٹ ہیں۔ ان دونوں کے بیچ دس دس کھڑکیاں آئینہ دار محرابی رکھی گئی ہیں۔ درمیانی راستے کے دونوں طرف، یعنی جنوب اور شمال کے دروازوں کے آگے، چوبی ڈیوڑھیاں ہیں۔

باہر مکان کے چوبی برانڈہ نہایت خوب صورت، رنگین بنا ہے۔ عرض میں آٹھ فٹ اور طول میں چاروں طرف مکان کے محیط ہے۔ ستون اس برانڈے کے چوبی دس دس فٹ اونچے ہیں اور برانڈہ سلامی وضع پر بنایا گیا ہے جس کے سلامی ستونوں سے چل کر اخیر تک چھ فٹ ہے اور اس پر مضبوط لکڑیاں ڈال کر چوکا و کھپریل نصب کی گئی ہے۔

دونوں کلاں کمروں کے ساتھ کے گھر، جو تحریر ہو چکے ہیں۔ پندرہ فٹ اونچے ہیں۔ ان پر قینچیاں سات سات فٹ کی پڑی ہوئی ہیں۔ اور بیچ کے کلاں کمروں کی بلندی چوبیس فٹ قینچی تک ہے اور اس پر قینچی بارہ فٹ اور اونچی رکھی ہے۔ بڑی دونوں قینچیوں کے سر پر دو روشندان نہایت مطبوع بطور چھوٹے میناروں کے برجی دار قینچی کی نوک سے بارہ فٹ بلند ہیں۔ قینچی کے شمال اور جنوب کی سمت خوب صورت خورد خورد برجیاں مکان کی زینت کو بڑھاتی ہیں۔

(مرسلہ : مکرم محمد احمد خان صاحب)

نظارت تعلیم کے تحت تعلیمی ادارہ جات کے کلاس نہم، دہم کا رزلٹ

نظارت تعلیم کے زیر اہتمام تمام تعلیمی ادارہ جات کے کلاس نہم، دہم کا رزلٹ 2012-13ء اس طرح ہے۔

کلاس نہم

گریڈ	نصرت جہاں گرلز سکول	ناصر ہائی سکول	بیوت الحمد سکول	نصرت جہاں بوائز سکول	نصرت جہاں نصر بلاک	مریم گرلز سکول دارالنصر	مریم صدیقہ سکول
A+	16	0	0	5	0	0	13
A	15	4	6	11	1	7	7
B	16	14	10	18	9	11	14
C	2	34	17	8	8	12	8
D	1	28	20	9	19	7	1
E	0	13	3	0	10	0	0
F	0	4	2	1	2	0	0
غیر حاضر	2	3	2	5	4	1	0
کل تعداد	52	100	60	57	53	38	43

کلاس دہم

گریڈ	نصرت جہاں گرلز سکول	ناصر ہائی سکول	بیوت الحمد سکول	نصرت جہاں بوائز سکول	نصرت جہاں نصر بلاک	مریم گرلز سکول دارالنصر	مریم صدیقہ سکول
A+	20	0	0	11	0	3	8
A	21	1	4	23	3	5	12
B	11	10	10	13	5	11	7
C	2	44	11	8	19	7	2
D	1	56	0	2	10	0	0
E	0	11	0	0	0	0	0
F	0	0	0	0	0	1	0
ایک یا زیادہ مضامین میں فیل	3	63	6	4	8	1	0
غیر حاضر	2	1	1	1	1	0	0
کل تعداد	57	123	26	58	38	27	29

(نظارت تعلیم ربوہ)

عجائبات عالم

مادام تساؤ کا مومی عجائب گھر

دنیا کی تاریخ کا عینی شاہد

لندن کا مادام تساؤ میوزیم کسی عجوبے سے کم نہیں۔ مادام تساؤ میوزیم دراصل اس بچی کی کہانی ہے جس کا اصل نام ''میری گروشولز'' (Marie Grosholtz) تھا۔ اس نے ڈاکٹر فلیس کریٹس سے عجیب وغریب مومی چیزیں اور مجسمے بنانے کی مہارت حاصل کی۔ صرف 9 برس کی عمر میں فرانس کے شاہ لوئس XVI کی چھوٹی بہن کو آرٹ کی تربیت دینے پر مامور ہوگئی۔ ''میری'' نے سب سے پہلے فرانس کے ہلاک ہونے والے بادشاہ اور اس کی ملکہ کے چہرے کے ماسک بنائے۔ جسے انقلابیوں نے بہت پسند کیا اور پھر ''میری'' کو اس کام کے لئے ہی مخصوص کر دیا گیا۔ ''میری'' کی مجسمہ سازی کی شہرت اور مہارت دور دور تک چلی گئی۔ اسی دوران ایک فرانسیسی باشندہ فرانسکو تساؤ نے ''میری'' کی شخصیت اور فن سے متاثر ہو کر اس مجسمہ ساز لڑکی کو شادی کی پیشکش کر دی جو کہ میری نے قبول کر لی۔ اس طرح 1795ء میں اس کی شادی فرانسکو تساؤ سے ہوگئی اور یوں میری کو نیا نام یعنی ''مادام تساؤ'' مل گیا۔ اس دوران اس کے ہاں ایک بیٹا بھی پیدا ہوا۔ وہ اپنے کام میں اس قدر مگن ہوگئی کہ اس نے اپنی ازدواجی زندگی کو بھی خیر باد کہہ دیا اور 1807ء میں مادام تساؤ نے شوہر سے قانونی طور پر علیحدگی حاصل کر لی اور پیرس کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر لندن آ گئی۔ وہ اپنے ساتھ اپنے بیٹے کو بھی برطانیہ لے آئی۔ 1802ء میں مادام تساؤ نے لندن میں ''مادام تساؤ میوزیم'' کی بنیاد رکھی۔

برطانوی حکومت نے مادام تساؤ سے کہا کہ وہ منہ مانگے داموں پر انقلاب فرانس کے بارے میں نہ صرف ہلاک ہونے والوں بلکہ جنگی عمل کو بھی اپنے فن کی صورت میں محفوظ کر لے۔ اپنی انہی کوششوں اور جدوجہد میں مصروف رہنے کے بعد 15۔اپریل 1850ء کو مادام تساؤ اس دنیا سے رخصت ہوگئی۔

کافی عرصہ بعد 1884ء میں مادام تساؤ کے پوتے نے اپنی دادی کے کام کو آگے بڑھایا اور اپنی دادی کے گھر کو مومی مجسموں کی یادگار بنا دیا اور اس جگہ ایک پرشکوہ عمارت تعمیر کروائی جو خود فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ تھی۔ مادام تساؤ نے برطانیہ آنے کے بعد کئی بادشاہوں کے مجسمے بھی بنائے تھے۔ آج میوزیم میں ملکہ برطانیہ اور شاہی خاندان کی تمام شخصیات کے مجسمے موجود ہیں۔ اس میوزیم کے اندر ایک کمرہ ایسا بھی ہے جہاں پرنس آف ویلز کے علاوہ اس دور کے مصاحبین اور درباری نظر آتے ہیں۔ یہاں پر ملکہ برطانیہ کی والدہ کا مومی مجسمہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔

مومی میوزیم میں رکھا مادام تساؤ کا مجسمہ اس کی موت سے 8 سال قبل 1842ء میں بنایا گیا تھا۔ مادام تساؤ میوزیم میں مہاتما گاندھی کا مجسمہ بھی موجود ہے۔ میوزیم میں جنوبی افریقہ کے عظیم لیڈر نیلسن منڈیلا کا مجسمہ 1991ء میں بنایا گیا۔ اس کے علاوہ پوپ جان پال دوم کا مجسمہ بھی موجود ہے۔ لیڈی ڈیانا کا مجسمہ میوزیم 1996ء میں بنایا گیا۔ مادام تساؤ کے خاص چیمبر میں ان لوگوں کے ماسک بھی رکھے گئے ہیں جن کے سر انقلاب فرانس میں قلم کر دیئے گئے تھے۔ امریکی صدر کینیڈی کا مجسمہ بھی میوزیم کی زینت ہے۔ ان کا مجسمہ 1961ء میں شامل کیا گیا۔ اس کے علاوہ عالمی شہرت یافتہ ہیوی ویٹ چیمپئن محمد علی کلے کا مجسمہ بھی اہمیت رکھتا ہے۔ کیوبا کے لیڈر فیڈل کاسترو کا مجسمہ بھی خاص اہمیت کا حامل ہے۔ مادام تساؤ کے مومی عجائب گھر میں دنیا بھر کی تمام مشہور شخصیتوں مثلاً سربراہان مملکت، بادشاہ، وزراءاعظم، سائنسدان، عالمی لیڈر، کھلاڑیوں اور شوبز سے تعلق رکھنے والوں کے مومی مجسمے موجود ہیں۔

سفوف مفرح بے چینی، لو کا لگنا گرمی، (پیاس کا زیادہ لگنا) جلن، دل کا گھبرانا میں مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

فری سیمپل
افاقہ ہو تو مکمل کورس وعلاج کروائیں۔ دمہ، جوڑوں کا درد، بلڈ پریشر، کمزوری وغیرہ۔ نیز یوٹیوب پر جا کر Qabz لکھ کر مفت طبی معلومات ومشورہ حاصل کریں۔
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر 0334-6372686
مظہر ہسپتال احمد نگر (ربوہ) 0332-7065822

خبریں

15 صدیاں پرانی نالندہ یونیورسٹی

پانچویں صدی عیسوی میں بھارت میں ایک عالمی سطح کی یونیورسٹی نالندہ ہوا کرتی تھی جو خطے میں تعلیم کا اہم مرکز تھی اور یہاں ایشیا کے اکثر علاقوں سے لوگ پڑھنے کے لئے آتے تھے لیکن 1193ء میں یہ یونیورسٹی بیرونی حملوں کا شکار ہوگئی۔ اب 21ویں صدی میں بعض دانشوروں نے اس قدیم یونیورسٹی کے وقار کو از سر نو بحال کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ دانشوروں کے اس گروپ کی قیادت نوبیل انعام یافتہ پروفیسر امرتیہ سین کر رہے ہیں۔ اس نئی یونیورسٹی میں تمام جدید مضامین کی تعلیم فراہم کرنے کیلئے منصوبہ بندی کی گئی ہے تاہم سب سے پہلے تاریخ اور ماحولیات کی تعلیم شروع ہوگی۔ یونیورسٹی میں پہلا بیچ 2014ء سے شروع ہوگا۔ پانچویں صدی میں نالندہ یونیورسٹی میں تقریباً 10 ہزار طلبہ ہوا کرتے تھے جن میں زیادہ تر چین، جاپان، کوریا اور دوسرے ایشیائی ممالک سے آنے والے بدھ مت کے پیروکار تھے۔

سمارٹ ہائی ویز

نیدرلینڈ میں آئندہ سال سے سمارٹ ہائی ویز متعارف کرائی جا رہی ہیں۔ جو رات کے اندھیرے میں چمکیں گی جبکہ وہ بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کو چارج بھی کریں گی۔ سمارٹ ہائی ویز کا خیال مئی 2013ء میں ڈچ ڈیزائن ویک کے دوران متعارف کرایا گیا جسے سفر کے لئے انتہائی محفوظ اور بہترین قرار دیا گیا۔ اس منصوبے کی روح رواں کمپنیوں کا کہنا ہے کہ اس سے مستقبل میں لوگ ایسی شاہراہوں پر سفر کر سکیں گے جس سے بجلی کی بچت بھی ہوگی۔ (روزنامہ جنگ 24 مئی 2013ء)

سوئیٹر بننے کی 13 فٹ لمبی سلائیاں

امریکی ریاست ایلی نوائے کے شہر Casey کی ایک کمپنی نے سوئیٹر بننے کے لئے دنیا کی سب سے بڑی سلائیاں تیار کر لی ہیں۔ بولن اینٹری پرائز نامی اس کمپنی نے 60 گھنٹوں کی انتھک محنت کے بعد دی یارن اسٹوڈیو کی مالکن کیلئے 13 فٹ لمبی اور 3 اعشاریہ 25 انچ قطر کی حامل سلائیاں تیار کیں۔ لکڑی سے تیار کی گئیں عام سے کئی گنا بڑی ان سلائیوں کو دنیا کی سب سے بڑی سلائیاں تسلیم کرتے ہوئے گینز ریکارڈ بک کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ (روزنامہ جنگ 24 مئی 2013ء)

ربوہ میں سحر وافطار 31 جولائی

انتہائے سحر	3:50
طلوع آفتاب	5:21
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	7:09

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

31 جولائی 2013ء

2:00 am	درس القرآن
6:15 am	درس القرآن 29 جنوری 1997ء
10:00 am	خطبہ جمعہ 26 جولائی 2013ء
4:00 pm	درس القرآن 30 جنوری 1997ء
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل

درخواست دعا

مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم محمد عمار احمد خان صاحب کا فضل عمر ہسپتال میں ہرنیا کا آپریشن 31 جولائی 2013ء کو متوقع ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
FB FINE & THE BEST
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیوفزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے